19 نومبر، 2026ء (بمطابق: 08 جمادی الاُخریٰ، 1448ھ)

کو پاکستان بھر میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اِنتِقامی کاروائیاں اور ہم

(کینہ پروری سے بچنے، معاف کرنے اور درگزر سے کام لینے کے فضائل کا بیان)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...بیٹے کے قاتل کو مُعاف کر دیا صفحہ: 04
✿...انتقامی کاروائیوں کے مُتَعَلِّق آیاتِ کریمہ صفحہ: 11
✿...اِنتقام نہ لینا سُنّت ہے صفحہ: 14
✿...مُعاف کرنے کے فضائل پر احادِیث صفحہ: 22

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ خشک و تر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

اَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَیَّ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَیَّ زَكَاةٌ لَّكُمْ

ترجمہ: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو، بیشک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔[1]

کثرت سے درود اُن پہ پڑھو ربّ نے جو چاہا | سینے میں اُتر آئیں گے اَنوارِ مدینہ
اللہ مجھے بخش، نہ ہو حشر میں پُرسش | کر لُطف و کرم اَز پئے سرکارِ مدینہ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اچھّی اچھّی نیّتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھّی اچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجیے! ❁ رضائے الٰہی کے لیے بیان

---

1 ... مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی ہریرہ، جلد:5، صفحہ:62، حدیث:6407۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:362 ملتقطاً۔
3 ... بخاری، کتاب بدءُ الوحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

سُنوں گا ❁ باادَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا، اُسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گالیوں کا بالکل جواب نہ دیا

حضرت اَحْنَف بن قَیْس رحمۃُ اللہِ علیہ تابعی بزرگ ہیں، یعنی وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کی صحبت کا فیض پایا ہے۔ ایک مرتبہ آپ کہیں سے گزر رہے تھے تو کسی نے آپ کو گالی دِی۔

ہمارے ہاں تو ایک گالی کے جواب میں جب تک 10 گالیاں نہ دے لی جائیں، لوگوں کو سکون نہیں ہوتا مگر یہ تابعی تھے، نیک بندے تھے، کسی نے گالی دِی، آپ نے اُس کی طرف تَوَجُّہ ہی نہیں کی، اپنے رستے چلتے رہے۔ وہ گالی دینے والا جو شخص تھا، وہ پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گیا، آپ آگے آگے چل رہے ہیں، وہ گالیاں دیتا ہوا، پیچھے پیچھے چل رہا ہے۔ آپ اُس کی گالیاں سُنتے گئے، خاموشی کے ساتھ چلتے گئے، جب اپنے قبیلے کے قریب پہنچے تو رُک گئے۔ اُس شخص کی طرف چہرہ کیا، فرمایا: اگر تمہارے دِل میں کچھ باقی ہے تو ابھی کہہ لو کیونکہ میرے قبیلے والے اگر تمہاری باتیں سنیں گے تو خطرہ ہے کہ تمہیں تکلیف نہ پہنچا دیں۔[1] (لہٰذا جتنی گالیاں دینا چاہتے ہو، یہیں کھڑے ہو کر دے لو، میں سُن رہا ہوں)۔

ویسے اگر ہمارے آج کے ماحول کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ بھی بڑے کمال کا حِلم ہے، اتنی برداشت جس کا مظاہرہ حضرت اَحْنَف رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا ہے، اِس کا 10 فیصد حصّہ بھی ہمیں نصیب ہو جائے تو ہمارے مُعاشرے میں اَمن قائِم ہو سکتا ہے، گھروں کا ماحول سکون والا

1 ... احیاء العلوم، کتاب ریاضۃ النفس، بیان علامات حسن الخلق، جلد: 3، صفحہ: 91 بتغیر قلیل۔

ہو سکتا ہے، دِلوں میں مُجتمعیں بڑھ سکتی ہیں مگر جو حیرانی کی بات ہے، وہ اس سے آگے ہے۔ سنیے!

بیٹے کے قاتِل کو مُعاف کر دیا

یہ حضرت اَحْنَف بن قَیْس رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جن کا اپنا حِلْم اتنا اعلیٰ تھا، آپ سے کسی نے پوچھا: آپ نے یہ حِلْم کہاں سے سیکھا؟ اتنی برداشت آپ میں کیسے آگئی؟ فرمایا: یہ صحابیِ رسول حضرت قَیْس بن عاصِم رَضِیَ اللہُ عنہ کی صحبت کا فیضان ہے۔ آپ انتہائی حِلْم والے تھے، ایک مرتبہ میں نے انہیں دیکھا؛ آپ اپنے گھر کے باہَر تشریف فرما تھے، لوگ آپ کے اِرد گرد جمع تھے اور آپ لوگوں کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے، اچانک کچھ لوگ آپ کے پاس حاضِر ہوئے، اُن کے پاس ایک نوجوان کی لاش تھی (یعنی ایک میّت کو اُنہوں نے کندھوں پر اُٹھایا ہوا تھا)۔ ساتھ ہی ایک دوسرا نوجوان تھا، جس کے ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ اب برداشت کا عالَم دیکھیے گا۔ حضرت قَیْس بن عاصِم رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں۔ لوگوں نے آکر عرض کیا: حُضُور! یہ جو لاش ہمارے پاس ہے، یہ کسی اور کی نہیں بلکہ آپ کے اپنے بیٹے کی ہے اور یہ شخص جس کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں، یہ آپ کا بھتیجا ہے، آپ کے اِس بھتیجے نے، آپ کے جوان بیٹے کو قتل کر دیا ہے۔

حضرت اَحْنَف رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت قَیْس بن عاصِم رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب یہ بات سُنی تو ایسا کمال کا حِلْم تھا، ایسی کمال کی قُوّتِ برداشت تھی، آپ اپنی جگہ سے اُٹھے بھی نہیں، جو بات آپ لوگوں کے ساتھ کر رہے تھے (ظاہِر ہے صحابیِ رسول ہیں، کوئی حدیثِ پاک سُنا رہے ہوں گے، کوئی دِینی مسئلہ سمجھا رہے ہوں گے تو) آپ نے وہ بات بھی درمیان میں نہیں چھوڑی، پُوری فرمائی۔ پھر اپنے دوسرے بیٹے کی طرف رُخ کیا، فرمایا: اپنے بھائی کے لیے

تجہیز و تکفین کی تیاری کرو! پھر اپنے بھتیجے کی طرف رُخ کیا (وہ بھتیجا، جس نے آپ کے بیٹے کو قتل کیا تھا، اس سے) فرمایا: اے بھتیجے! تم سے بہت بڑا گُناہ ہو گیا ہے (اس سے تَوْبہ کرو!) اور (میں نے تو تمہیں معاف کر دیا، البتہ) مرنے والے کی ماں کو دِیّت دے کر راضی کر لو...!! حضرت اَحْنف رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس واقعے نے مجھے حِلْم سکھایا ہے۔[1]

اللہُ اکبر...!! **پیارے اسلامی بھائیو!** قُوتِ برداشت پر غور فرمایئے! اتنی برداشت...!! اتنی برداشت...!! سگے بیٹے کو سگے بھتیجے نے قتل کر دیا ہے، ہمارے ہاں ایسا کوئی مُعَاملہ ہو جائے تو نسلوں تک دُشمنیاں چلتی ہیں، ناک سے لکیریں کھنچوائی جاتی ہیں۔

یہ ایک مُحاوَرہ ہے جو ہمارے ہاں عام بولا جاتا ہے: ناک سے لکیریں کھنچوانا، یعنی سامنے والے کو انتہائی ذلیل و رُسوا کرنا، گھٹنے ٹیکنے پر مَجْبُور کر دینا۔ ہمارے ہاں ایسا ہوتا ہے۔ بیٹیوں کے رشتے تک دینے پڑ جاتے ہیں، پھر اُس بیٹی کو تمام عمر طعنے سُنائے جاتے ہیں اور بھی ایسے ایسے معاملات ہوتے ہیں کہ بیان نہیں کیے جاسکتے۔

قتلِ ناحق کبیرہ گُناہ ہے

یہ سچّی بات ہے کہ ناحق قتل انتہائی سخت تَرین جُرم ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:32)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: جس نے کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام

1 ... الاستیعاب، رقم:2164، قیس بن عاصم بن الحارث، جلد:3، صفحہ:354 مفصلاً۔

انسانوں کو قتل کر دیا۔

حدیثِ پاک میں ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اِشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ

ترجمہ: اگر زمین و آسمان والے سب مِل کر ایک مؤمن کو قتل کر دیں تو اللہ پاک اُن سب کو اوندھے مُنہ جہنّم میں ڈال دے گا۔[1]

اللہُ اکبر! یہ ایک بندۂ مُؤمن کی قیمت ہے، زمین و آسمان والے سب مِل کر ایک بندے کو ناحق قتل کر دیں تو اِس ایک کے بدلے میں سب زمین والوں اور آسمان والوں کو سزا دِی جائے گی۔

غرض؛ ناحق قتل واقعی بہت سَخت تَرِین جُرم ہے مگر میں جو عرض کرنا چاہ رہا ہوں، وہ صحابیٔ رسول کا عَمَل مبارَک ہے کہ دیکھیے! حضرت قیس رَضِیَ اللہُ عنہ کا سگا جوان بیٹا قتل ہو گیا، برداشت کا عالَم دیکھیے! کچھ بھی واوَیلا نہیں مچایا، کوئی شَور شرابا نہیں، قاتِل نے مُنہ بول کر مُعافِی مانگی بھی نہیں ہے، اس سے پہلے ہی فرمایا: بیٹا! میں نے تمہیں مُعاف کیا۔

اس مُعافی کے ساتھ ساتھ شریعت کا دامن بھی تھام رہے ہیں، فرمایا: بیٹا! جسے تم نے قتل کیا ہے، اس کی ماں کو دِیّت یعنی خُون کا بدلہ بھی دے دو۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ حِلْم اور برداشت ہے۔

اور میں آپ کو مَزے کی بات بتاؤں؛ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم کی آمد سے پہلے یہی عرب لوگ تھے، جو مَعْمُوْلی باتوں پر جنگیں چھیڑ لیا کرتے تھے؛

---

1 ...ترمذی، کتاب الدیات، باب الحکم فی الدماء، صفحہ: 359، حدیث: 1398۔

جنگ بَسُوس کا سبب

کتابوں میں لکھا ہے: کُلَیب نام کا ایک شخص تھا، کسان تھا، اُس کا کھیت تھا۔ ایک مرتبہ اُس کے پڑوسی کی اُونٹنی اُس کے کھیت میں آ گئی، کُلَیب نے اس اُونٹنی کو تیر مارا، اُونٹنی مر گئی۔ اُونٹنی کے مالِک نے انتقام لینے کے لیے کُلَیب کو قتل کر دیا، پھر یہ انتقامی کاروائی یہاں تک بڑھی کہ 2 قبیلوں میں 40 سال تک جنگ جاری رہی۔[1]

اللہُ اکبر! اندازہ لگائیے! یہ ہے انتقامی کاروائی...!! ایک اُونٹنی کے انتقام سے شروع ہونے والی جنگ 40 سال چلی، نسلیں اُس انتقام کی آگ میں جلتی رہیں، بے شُمار جانیں تباہ ہوئیں مگر انتقام کا سلسلہ خَتْم نہ ہوا۔

یہ میں آپ کو عرب کی تاریخ بتا رہا ہوں، جاہلیت کے زمانے میں لوگ اِس قسم کے تھے مگر قربان جائیے! انہی عرب کے بیچ جب مَحْبُوبِ دوجہان صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رحمتِ عالَم بن کر جلوہ فرما ہوئے، انہیں ایسا باکمال و بے مثال بنا دیا کہ حضرت قیس رَضِیَ اللہُ عنہ کا اُونٹ نہیں بلکہ سگا بیٹا قتل ہو گیا اور آپ نے کھلے دِل سے قاتِل کو مُعاف فرما دیا۔

بد خُلق جو تھے وہ نیک ہوئے، لڑتے تھے ہمیشہ وہ ایک ہوئے
جھگڑے تُو نے آ کر مِیٹ دیئے، تیری فہم و ذکا کا کیا کہنا!

وضاحت: اے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! وہ جو بد اخلاق تھے، آپ نے انہیں نیک بنا دیا وہ جو ہمیشہ لڑتے تھے، آپ نے انہیں پیار محبّت سے رہنا سکھا دیا، سب جھگڑے آپ کے صدقے ختم ہو گئے۔ سُبْحٰنَ اللہ! ایسوں کو باکمال و بے مثال بنا دیا...! آپ کی لاجواب حکمت و تدبیر کا کیا کہنا..!!

---

1 ...الکامل فی التاریخ، ذکر ایام العرب فی الجاہلیۃ، ذکر مقتل کلیب...الخ، جلد:1، صفحہ:474و484 خلاصۃً۔

ہم اور انتقامی کاروائیاں

پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! بہت افسوس کی بات ہے کہ آج ہم اِسلامی تَعلیمات سے بہت دُور ہوتے چلے جارہے ہیں، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے تو ہمیں مُعاف کرنا سکھایا تھا، خیر خواہی سکھائی تھی مگر اب ہمارا مُعاشرہ انتقامی کاروائیوں اور انتقامی جذبوں کی لپیٹ میں آتا چلا جارہا ہے۔ کہیں تو یہ انداز کہ سخت تَرِین نقصان پر بھی کچھ انتقامی کاروائی نہیں کی جاتی تھی، اب ہمارے حالات ایسے ہیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر سخت تَرِین انتقامی کاروائیاں کی جاتی ہیں اور اَفسوسناک بات تو یہ ہے کہ ہمارے مُعاشرے کا کوئی پہلو **انتقام کی آگ** سے مَحفُوظ نہیں ہے۔

گھر اور انتقامی کاروائیاں: گھر میں دیکھ لیجیے! ❁. میاں بیوی جنہیں ایک دوسرے کا لباس فرمایا گیا ہے، شوہَر کسی بات پر ناراض ہو جائے تو بطور انتقام اپنی زوجہ کو تنگ کرنا شروع کر دیتا ہے ❁. خرچہ پانی بند کر دیتا ہے ❁. بعض نادان تو بطور اِنتقام اپنی ہی عزّت کو عدالتوں تک میں گھسیٹ لیتے ہیں ❁. یُونہی زَوجہ کو دیکھیے! بیوی کو کسی بات پر غصہ آجائے تو شوہَر سے اِنتقام لیتی ہے ❁. اس کی خِدمت سے مُنہ پھیرتی ہے ❁. گھریلو کاموں اور ضروریات میں جان بُوجھ کر کوتاہی کرتی ہے ❁. اپنے میکے میں شوہَر کی شکایتیں لگائی جاتی ہیں ❁. بعض نادان عورتیں بھی شوہَر کو جیل اور عدالتوں کے دَھکے کھلوا دیتی ہیں ❁. بطور اِنتقام بچوں کو بھی استعمال کیا جاتا ہے ❁. مثلاً؛ بیوی ناراض ہے تو بچوں کو والِد سے دُور کر دے گی، میاں جی ناراض ہیں تو وہ بچوں کو ماں سے دُور کر دیتے ہیں ❁. ساس بطور اِنتقام بہو کو طعنے دیتی ہے ❁. جلی کٹی سُناتی رہتی ہے

۞.بہو کا جینا محال کر دیتی ہے ۞.یونہی بہو صاحبہ کو موقع مِل جائے تو وہ بھی کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔ ۞.گھروں میں بھائیوں کے آپس میں جھگڑے ہوتے ہیں ۞.بطور اِنتقام وراثتوں سے مَحْروم کیا جاتا ہے ۞.کاروباری مُعاملات میں دوسروں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے ۞.بھائی بھائیوں سے حَسَد کرتے ہیں ۞.اور بہت خطرناک بات ہے کہ بعض علاقوں میں بھائیوں، چچا، تایا اور قریبی عزیز رشتے داروں کو **شریک** کہا جاتا ہے یعنی انہیں دُشمن خیال کیا جاتا ہے۔

رشتے داروں اور خاندان میں انتقامی کاروائیاں: ۞.یونہی کوئی عزیز اپنی خوشی میں نہ بُلائے تو بطور اِنتقام اُسے بھی اپنی خوشی میں شامِل نہیں کیا جاتا ۞.شادِی وغیرہ کے مواقع پر عزیز رشتے دار رُوٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں ۞.زبردستی مُعافیاں منگوائی جاتی ہیں ۞.پگڑیاں پیروں میں رکھوائی جاتی ہیں ۞.دادا جان اور اُن کے بھائی کے درمیان کبھی کوئی جھگڑا ہوا تھا، اس جھگڑے کا اَثَر پوتوں تک رہتا ہے، آیندہ نسلیں ایک دوسرے کو بات بات پر ذلیل ورُسوا کرتے رہتے ہیں، باقاعِدَہ آیندہ نسلوں کو سمجھایا جاتا ہے، ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ بیٹا! فُلاں کے ساتھ ہماری دُشمنی ہے ۞.ناک رکھنا (یعنی عزّت بچانا) ہمارے ہاں عام بولا جانے والا مُحاورہ ہے، یہ آپسی خاندانی معاملات ہی پر بولا جاتا ہے ۞.لوگ رشتے داروں سے ڈرتے ہیں، مثلاً؛ گھر میں کوئی فنکشن (***Function***) ہے، لوگ ڈر رہے ہوتے ہیں کہ فُلاں فُلاں رشتے دار بھی آئیں گے، اگر کوئی کمی رہ گئی تو باتیں سُننے کو ملیں گی۔

محلہ اور انتقامی کاروائیاں: ۞.پڑوسیوں کی باتیں یاد رکھی جاتی ہیں ۞.اُس نے شَور کیا تھا،

ہم بھی شور کر کے اسے تنگ کریں گے ۞. اُس نے میرے گھر کے سامنے گاڑی کھڑی کی تھی، میں اس کے گھر کے سامنے کھڑی کروں گا ۞. اُس نے راستہ بند کیا تھا، میں بھی اُس کا راستہ بند کروں گا ۞. وہ ہمارے غم میں شریک نہیں ہوا تھا، ہم اس کے غم میں شریک نہیں ہوں گے ۞. یہاں تک کہ جنازوں تک کا حساب رکھا جاتا ہے، فُلاں میرے والِد کے جنازے پر نہیں آیا تھا، میں اس کے والِد کے جنازے پر نہیں جاؤں گا۔

اسی طرح **دوستوں کے درمیان انتقامی کاروائیاں** ہوتی ہیں ۞. جب تک دوستی ہے، تب تک تو ٹھیک ہیں، جونہی کوئی اِختلاف ہوتا ہے تو بطورِ انتقام ایک دوسرے کے ایسے پَول کھولے جاتے ہیں، غیبتیں ہوتی ہیں کہ اَلْاَمانُ وَالْحَفِیْظ...!! یونہی اور مثالیں دیکھتے جایئے! ۞. اداروں میں انتقامی کاروائیاں ہوتی ہیں ۞. سیٹھ نوکر پر زیادہ بوجھ ڈال دیتا ہے، نوکر سیٹھ کا کام بگاڑ کر اِنتقام لے لیتا ہے ۞. ماتحت اپنے نگران کے خِلاف سازشیں رچاتا ہے تو نگران ماتحت کو ذلیل ورُسوا کرتا رہتا ہے ۞. اُستاد طالِبِ عِلْم کو بھری کلاس میں ڈانٹ دیتا ہے، امتحان میں فیل کر دیتا ہے اور طالِبِ عِلْم اُستاد کی نقلیں اُتار کر، اس کی بُرائیاں کر کے، پرنسپل وغیرہ کے سامنے جھوٹی شکایتیں لگا کر اِنتقام کی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے ۞. اب تو ٹیکنالوجی (Technology) کا دَور ہے، لوگ اِنتقام کے لیے سوشل میڈیا (Social media) کا سہارا بھی لیتے ہیں ۞. بطور انتقام ویڈیوز بنا کر اپلوڈ (Upload) کی جاتی ہیں ۞. فوٹو ایڈیٹنگ (Photo editing) کے ذریعے غلط سلط تصویریں بنا کر اپلوڈ کی جاتی ہیں ۞. سوشل میڈیا پر عزّتیں اُچھالی جاتی ہیں اور نہ جانے کیا کیا گندے اور غلیظ کام کیے جاتے ہیں۔

پھر انتہائی افسوسناک صُورتِ حال یہ ہے کہ لوگ اِنتقام کو اپنا حق سمجھتے ہیں، اِنتقام کو اَنا کی تسکین کا ذریعہ بنایا جاتا ہے ۞. بلکہ اب تو لوگ کہتے ہیں: ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔ یعنی جو ہمارے ساتھ بُرائی کرے گا، ہم اِس سے بڑھ کر اُس کے ساتھ بُرائی کریں گے، جو ایک آنکھ دکھائے گا، ہم 2 آنکھیں دکھائیں گے۔ یعنی انتقامی کاروائیوں کا جذبہ اتنا بڑھ چکا ہے کہ ہمارے ہاں مُعافِی نام کی تو چیز رہ ہی کوئی نہیں گئی، بس بدلہ، بدلہ اور بدلہ ہی رہ گیا ہے۔

انتقامی کاروائیوں کے مُتَعَلِّق آیاتِ کریمہ

یہ بات یاد رکھیے! اِسلام نے ہمیں بدلہ لینے سے منع نہیں فرمایا، ہاں! اس کی حُدُود ضرور مقرّر فرمائی ہیں۔ ایسا نہیں کہ کسی نے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے تو ہم جذبات میں آکر جو مرضِی کرتے رہیں۔ نہ...!! انتقام ہی لینا ہے تو اس کی بھی حُدُود ہیں اور اگر مُعاف کر دیتے ہیں تو اس کی پھر بات ہی کیا ہے۔ چند آیاتِ کریمہ سنیے! اللہ پاک فرماتا ہے:

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ (پارہ:2، سورۂ بَقَرہ:194)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اُس نے تم پر زیادتی کی ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

دیکھیے! وہ لوگ جو کہتے ہیں: ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے، اِس آیتِ کریمہ پر غور فرمائیں، کیا اِرْشاد ہوا؟ جو تم پَر زیادتی کرے، تُم (بدلہ لینا ہی چاہتے ہو تو) اتنا ہی بدلہ لَو، جتنی اُس نے زیادتی کی ہے۔ اس سے زیادہ بدلہ نہیں لینا۔

عُلَمائے کرام مسئلہ بیان فرماتے ہیں: اگر کسی نے تھپڑ مارا تو اس کے بدلے میں تھپڑ

نہیں مار سکتے، اس لیے کہ جتنی طاقت سے سامنے والے نے تھپڑ مارا ہے، بالکل کانٹے کی تَول پر اُتنی ہی طاقت سے تھپڑ مارنا ممکن نہیں ہے، لہٰذا تھپڑ کا بدلہ تھپڑ نہیں ہو گا بلکہ قاضی صاحِب قانون کے مُطابِق کوئی اَور سزا دیں گے۔[1]

آپ اندازہ لگائیے! اگر بدلہ لینا ہی ہے تو اِتنی اِحتیاط کے ساتھ لینا ہے کہ آپ کی طرف سے ذرَّہ برابر بھی زیادتی نہ پائی جائے۔ اتنے کانٹے کی تَول پر کون بدلہ لیتا ہے؟ ❁ آج کل تو ایک کے بدلے 4 سُنائی جاتی ہیں، اینٹ کا جواب پتھر سے دِیا جاتا ہے ❁ سامنے والے نے بَس آنکھیں دکھائی تھیں، یہ صاحِب تھپڑ تک مار دیتے ہیں ❁ سامنے والے نے بَس ہلکا سا ہاتھ لگایا تھا، یہ صاحِب مُکّے تھپڑوں کی بارِش کر ڈالتے ہیں ❁ سامنے والے نے ایک بار غلطی کی تھی، ایک بار تکلیف پہنچائی تھی، یہ صاحِب بار بار انہیں ذلیل کرتے ہیں، بات بات پر انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں ❁ بلکہ اب تو لوگ اتنے جذباتی ہو گئے ہیں کہ مُعاشرے میں چلتے پھرتے بھی ڈَر لگتا ہے، ایسے کیسز (Cases) بھی ریکارڈ پر ہیں کہ کسی سے غلطی سے دھکا لگ گیا تو اُن صاحب نے پستول نکالی اور تڑتڑ فائر کر ڈالے۔ یہ ہمارے مُعاشرے کے حالات ہیں۔ آپ قرآنِ کریم کی تعلیم دیکھیے! ہمیں سکھایا گیا: اگر بدلہ لینا ہی ہے تو کانٹے کی تَول پر لیا جائے گا، جتنی سامنے والے نے تکلیف پہنچائی ہے، بالکل اُتنی ہی تکلیف پہنچا سکتے ہیں۔

مُعاف کرنا بہتر ہے

ایک مقام پر اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اگر تم (کسی کو) سزا

1 ...بدائع الصنائع، کتاب الجنایات، فصل فی احکام الشجاع، جلد:10، صفحہ:415 مفصلاً۔

بِهٖ ؕ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ (پارہ:14، سورۂ نحل:126)	دینے لگو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہو اور اگر تم صبر کرو تو بیشک صبر والوں کے لیے صبر سب سے بہتر ہے۔

2 باتیں اِرْشاد ہوئی ہیں: (1): بہترین بات تو یہ ہے کہ کوئی تمہیں تکلیف پہنچائے تو صبر کر لو، انتقام لینے کی بات ہی نہ کرو! یہ بہترین بات ہے (2): اگر انتقام لینا ہی ہے تو اس میں شرط یہ ہے کہ جتنی تکلیف سامنے والے نے پہنچائی ہے، کانٹے کی تَول پر تم بھی اُتنی ہی تکلیف پہنچاؤ! اس سے زیادہ نہیں پہنچا سکتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! کتنی پیاری تعلیم ہے۔ دونوں اَطراف برابر رکھی گئی ہیں ۞. ایسا بھی نہیں کہ ظُلم کرنے والے دندناتے پھریں اور جسے چاہیں تکلیف پہنچائیں، ان کی روک تھام کے لیے قانُون بیان فرما دیا کہ جو ظُلم کرے گا، زیادتی کرے گا، اُسے اُس کے ظُلم کے برابر سزا دِی جائے گی۔ (مگر یاد رکھیے! یہ سزا ہم خُود نہیں دے سکتے بلکہ مقرّر کردہ قاضِی سزا سُنائیں گے اور اِنتظامیہ اِس سزا کو عَمل میں لائے گی)۔

۞. دوسری طرف اعلیٰ اَخلاقی تعلیم بھی ہے کہ بدلہ لینا اگرچہ تمہارا حق ہے مگر تم دِل بڑا کر کے مُعاف کر دو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔

مُعاف کرنے ہی میں بھلائی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی بات سمجھنے کی ہے، ہم جو عام انسان ہیں نا، ہم بعض دفعہ جذباتی بھی ہو جاتے ہیں، جذبات میں آ کر خُود پر کنٹرول نہیں رکھ پاتے، ایسے وقت بدلہ لینے پر آ جائیں تو بہت ممکن ہے کہ سامنے والے کے ساتھ کئی قسم کی زیادتیاں کر بیٹھیں، اس میں سخت خطرہ

ہے، مثلاً: سامنے والے نے ہمیں ایک بُری بات کہی، ہم بدلے میں اسے 4 سُناڈالیں تو 3 جو زیادہ سُنائیں، اُن کا بوجھ ہم پر آجائے گا۔ اس طرح ہم جو پہلے مَظْلُوم تھے، اب ظالم ہو جائیں گے۔ اس لیے بھلائی کی راہ یہی ہے کہ مُعاف کریں اور جنّت کے حقدار بننے کی کوشش کیا کریں۔

اِنتقام نہ لینا سُنّت ہے

ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی سُنّتِ مبارکہ بھی یہی ہے کہ آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کبھی بھی انتقام نہیں لیا کرتے تھے۔ مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صِدّیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں:

مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰہِ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم لِنَفْسِہٖ، اِلَّا اَنْ تُنْتَھَكَ حُرْمَةُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰہِ بِھَا

ترجمہ: رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے کبھی اپنی ذات کے لیے کسی سے اِنتقام نہ لیا، ہاں! اللہ پاک کی حُدُود توڑی جاتیں تو (شرعی قواعِد کے مطابق) سزا دِیا کرتے تھے۔[1]

ایک جگہ فرمایا: ۞ .پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نہ تو فحش باتیں کرنے والے تھے ۞ .نہ بازاروں میں شور مچانے والے تھے **اور** ۞ .**نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے تھے بلکہ وہ تو معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے تھے۔**[2]

بیٹی کو تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر دیا

روایات میں ہے: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی بڑی شہزادی حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عنہا مکّہ پاک سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لا رہی تھیں، راستے

---

1 ... بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم، صفحہ: 907، حدیث: 3560۔

2 ... ترمذی، کتاب، البر والصلۃ، باب ماجاء فی خُلق... الخ، صفحہ: 488، حدیث: 2016 ملتقطاً۔

میں ہَبَّار بن اَسْوَد نامی شخص نے آپ رَضِیَ اللہُ عنہا کو نیزے سے حملہ کیا، جس کی وجہ سے آپ کا حمل ساقِط ہو گیا۔[1]

آپ دیکھیے! یہ کتنی بڑی تکلیف ہے، ہَبَّار بن اَسْوَد نے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹی کو سخت تکلیف پہنچائی۔ مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہَبَّار بن اَسْوَد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ سنیے! **حضرت جُبَیْر بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں** کہ جِعْرَانَہ سے واپسی پر میں سیّدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک دروازے سے ہَبَّار بن اَسْوَد داخل ہوا، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہ ہَبَّار بن اَسْوَد ہے۔ اِرْشاد فرمایا: میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ ایک شخص اسے مارنے کے لیے کھڑا ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اِشارہ کیا کہ بیٹھ جائے۔ ہَبَّار نے قریب آتے ہی کہا: **اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی مَعْبُود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں۔** یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے بھاگ کر کئی شہروں میں گیا اور میں نے سوچا کہ عَجَم کے ملکوں میں چلا جاؤں، **پھر مجھے آپ کی نرم دلی، صلہ رحمی اور دشمنوں سے آپ کا دَرْگُزر کرنا یاد آیا۔** اے اللہ کے نبی! ہم مُشْرِک تھے، اللہ پاک نے آپ کے سبب ہمیں ہدایت دی اور ہمیں ہلاکت سے نَجات عطا کی۔ آپ میری جہالت سے اور میری اِن تمام باتوں سے جن کی آپ تک خبر پہنچی ہے دَرْگُزر فرمائیں۔ میں اپنے تمام بُرے کاموں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ رَحِیْم وکَرِیْم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا:

قَدْ عَفَوْتُ عَنْكَ، وَقَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ حَيْثُ هَدَاكَ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَالْاِسْلَامُ

---

1 ... السیرۃ النبویہ لابن ہشام، خروج زینب الی المدینۃ، جلد:1، صفحہ:238۔

یَجُبُّ مَا قَبْلَہٗ

ترجمہ: میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ اللہ پاک نے تم پر احسان کیا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دے دی اور اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔[1]

اِلٰہی! میری قوم کو ہدایت دے

غزوۂ اُحد میں جب مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دندان کو شہید اور چہرۂ انور کو زخمی کر دیا گیا مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اُن لوگوں کے لیے اِس کے سِوا کچھ بھی نہ فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اے اللہ پاک! میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔[2]

تم مجھ سے کیا اُمّید رکھتے ہو...؟

اسی طرح فتحِ مکّہ کا وہ حسین لمحہ بھی یاد فرمایئے! 9 سن ہجری ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کے ساتھ فاتحانہ شان سے مکّہ پاک میں داخِل ہوئے، غیر مُسلموں پر اس وقت ہُو کا عالَم تھا (یعنی خوب سناٹا چھایا ہوا تھا)، اُن کے گلے سُوکھ رہے تھے، کعبہ شریف کے صحن میں غیر مسلموں کا بڑا اِجتماع تھا، سب جمع تھے۔ اللہ! اللہ! ❁. ان میں وہ بھی تھے جو مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر پتھر برسایا کرتے تھے ❁. وہ جو گالیاں بکتے ❁. ستاتے تھے ❁. وہ جن کے سبب آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو یہاں سے ہجرت کر جانا مَنْظُور ہوا ❁. وہ جو اِسلام کی راہ میں رُکاوٹ تھے ❁. جو صحابۂ کرام

---

1 ... معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، رقم:3015، ھبار بن اسود، جلد:4، صفحہ:396، رقم:6620۔
2 ... کتاب الشفا، القسم الاول... الخ، الباب الثانی... الخ، فصل واما الحلم... الخ، جز:1، صفحہ:105 دار الکتب العلمیہ۔

علیہم الرّضوان کو تکلیفیں پہنچاتے تھے ❁.وہ جو جانی دُشمن تھے ❁. مسلمانوں کے خِلاف سازشیں رَچاتے تھے۔ اب یہ لوگ خوف و دَہْشَت کی تصویر بنے ہوئے تھے اور ڈر رہے تھے کہ نہ جانے اب اُن سے کتنا شدید اِنتقام لیا جائے گا۔ اس وقت رسولوں کے سردار، مکی مَدَنی تاجدار صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا:

یَا اَهْلَ مَكَّةَ مَاذَا تَرَوْنَ اِنِّیْ فَاعِلٌ بِكُمْ

ترجمہ: اے مکہ والو! تمہارا کیا خیال ہے، میں تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرنے والا ہوں؟

اللہُ اکبر! مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی شان ہی نِرالی ہے، سامنے جانی دُشمن ہیں، غیر مسلم ہیں، یہ مقدّس جملہ سُن کر پچھلے 22 سالہ ظلم و سِتَم کے واقعات ان کے ذِہنوں میں گھوم گئے ہوں گے، سوچا ہو گا کہ ہم نے تو ان کے ساتھ بہت ظُلم کیے ہیں۔ اس کے باوُجود؛

تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

جانی دُشمنوں کے ذِہن میں مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے اَخْلاق کے مُتَعَلِّق کیا رائے تھی، سنیے! اَہْلِ مکّہ نے یک زبان ہو کر کہا:

خَیْرًا اَخٌ كَرِیْمٌ وَّابْنُ اَخٍ كَرِیْمٍ

یعنی اے مُحَمَّد صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم! ہم آپ کی طرف سے بھلائی ہی کی اُمّید رکھتے ہیں، آپ خود بھی مہربان ہیں اور مہربان بھائی کے بیٹے ہیں۔

اِس پر پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا: میں تمہیں وہی کہوں گا جو میرے بھائی یوسف علیہ السَّلام نے (اپنے بھائیوں سے) کہا تھا کہ [1]

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ | تَرجمۂ کنزُالعِرفان: آج تم پر کوئی ملامت

1 ... سیرت حلبیہ، باب ذکر مغازیہ، فتح مکۃ، جلد:3، صفحہ:141۔

وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾ (پارہ:13، سورۂ یُوسُف:92)

نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ شانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم ہے...!! دیکھیے! ہمارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے پاس اِختیار تھا، چاہتے تو سب کو سزا دیتے، سب سے اِنتقام لیتے مگر یہ رحمتِ دوجہان صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم ہیں، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے اِنتقام نہ لیا بلکہ مُعاف فرمادینے کو ترجیح دی۔

مُعاف کرنے والے کو بڑا اَجر ملتا ہے

کاش! ہم بھی بدلہ لینے کی بجائے مُعاف کر دینے کی عادَت اپنائیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ (پارہ:25، سورۂ شُوریٰ:40)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور بُرائی کا بدلہ اس کے برابر بُرائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اُس کا اجر اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے، بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

مَعْلُوم ہوا: قانُون کے دائرے میں رہ کر کسی سے بدلہ لے لینا بھی اگرچہ جائِز ہے، البتہ! جو مُعاف کرے اور دِل صاف کرلے، اللہ پاک اسے اَجرِ عَظِیم عطا فرمائے گا۔

دِل صاف کر لیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بڑی خوبصُورت بات ہے، اللہ پاک نے صِرْف یہ نہیں فرمایا کہ جس نے تمہارے ساتھ زیادتی کی، تمہیں تکلیف پہنچائی ہے، تم اسے صِرْف مُعاف

کر دو، بلکہ فرمایا:

فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ (پارہ:25، سورۂ شُوریٰ:40)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا۔

یہ 2 باتیں ہیں: (1): جس نے مُعاف کر دیا (2): اور کام سَنْوارا۔ یعنی ایک تو یہ ہے کہ ہم سامنے والے کو سزا نہ دیں، اُس سے بدلہ نہ لیں، اس کے بعد مرحلہ آتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ بالکل پہلے کی طرح صاف دِل ہو جائیں، اس کے تکلیف پہنچانے سے پہلے جس طرح اس کے ساتھ پیار محبّت بھرا انداز تھا، اس کے بعد بھی ویسا ہی رکھیں، یہ اِصلاح ہے۔ تو فرمایا: جس نے مُعاف بھی کر دیا اور کام بھی سَنْوار لیا، اس کے لیے اللہ پاک کے ہاں اَجْر ہے۔

بُغْض بھی گُناہ ہے

افسوس! اب ہمارے ہاں بڑا عجیب معاملہ پایا جاتا ہے، لوگ زبان سے مُعاف تو کر دیتے ہیں مگر دِل میں دُشمنی چھپا لیتے ہیں۔ یہ بہت خطرناک بات ہے، اسے کینہ کہتے ہیں۔ یعنی دِل میں چھپی ہوئی دُشمنی۔

مثلاً: ❁ کسی کے ساتھ پہلے کی طرح خُوش مزاجی کو دِل نہیں کرتا ❁ پہلے کی طرح نرمی اور مہربانی کی طرف دِل مائل نہیں ہوتا ❁ اس سے سلام کرنے، ملنے جلنے کو دِل نہیں کرتا ❁ اس کے ساتھ بھلائی کرنے کو دِل نہیں چاہتا، یہ سب کینہ کی مثالیں ہیں۔ **پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا:** بے شک چُغل خوری اور کینہ پَروَری جہنّم میں ہیں، یہ دونوں کسی مسلمان کے دِل میں جمع نہیں ہو سکتے۔[1]

---

1 ... معجم اوسط، جلد:3، صفحہ:301، حدیث:4653۔

پتا چلا؛ دِل میں کینہ رکھنا، دِل میں نفرت چھپالینا مسلمانوں والا وَصْف نہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ کوئی ہمارے ساتھ بُرائی سے پیش آئے تو صِرْف یہ نہیں کہ ہم اسے مُعاف کر دیں، اس سے بدلہ نہ لیں، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنا دِل بالکل صاف کر لیا کریں۔

کب تک برداشت کرتے رہیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! آج کل ہمارے ہاں جب حِلْم کی بات کی جاتی ہے، مُعاف کر دینے کی بات کی جاتی ہے تو لوگ کہتے ہیں: مجھے ہی صَبر کا مشورہ دیتے ہو، مجھے ہی مُعاف کرنے کا کہتے ہو، سامنے والے کو بھی تو دیکھو...!! اُس نے میرے ساتھ یہ کیا، میرے ساتھ وہ کیا، مجھے اتنی تکلیفیں پہنچائیں...!! آخر بندہ صبر کرے بھی تو کب تک کرے، کہاں تک کرے؟ بندہ برداشت کرے بھی تو کتنی کرے؟

جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں، ان سے سُوال ہے: ❁. کیا آپ کو کسی نے کنویں میں ڈالا ہے؟ ❁. کیا آپ کو غُلام بنا کر بازار میں فروخت کیا گیا ہے؟ ❁. کیا کسی کی وجہ سے آپ کو جیل میں سالہا سال بے گُناہ رہنا پڑا ہے؟ ❁. کیا کسی کی وجہ سے آپ کو اپنے والدین سے 30 سال تک جُدا رہنا پڑا ہے؟ اللہ پاک کے نبی حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلام کے ساتھ یہ سب کچھ ہوا ❁. آپ کو کنویں میں بھی ڈالا گیا ❁. آپ آقا تھے مگر آپ کو غُلام کے طَور پر فروخت بھی کیا گیا ❁. آپ بے گُناہ ہوتے ہوئے جیل میں بھی رہے ❁. والِدِ محترم کے ساتھ شدید محبّت کے باوُجُود 30 سال ان سے جُدا بھی رہے، اس سب کے باوُجُود آخر میں آپ کی زبان مبارَک پر جانتے ہیں کیا جملے تھے؟ آپ کے بھائی جب شرمندگی کے ساتھ آپ کے سامنے حاضِر تھے، وہ ڈر رہے تھے کہ نا جانے آج ہمارے ساتھ کیا سلوک ہو گا۔

حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلام نے بڑے اطمینان سے فرمایا:

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ (پارہ:13، سورۂ یُوسُف:92)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا؛ کوئی کتنی ہی تکلیف پہنچائے، کتنی ہی زیادتی کرلے، ہمارے حق میں بہتر یہی ہے، فضیلت اسی میں ہے کہ ہم اسے مُعاف کر دیا کریں۔

سب اَبُو ضَمْضَم بن جاؤ...!!

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کے آخر میں پیارے مَحْبُوب آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خوبصُورت نصیحت سنیے! یہ نصیحت میرے لیے بھی ہے، آپ کے لیے بھی ہے، زید، عَمْرو، بکر وغیرہ سب کے لیے ہے۔ سردارِ دو جہاں، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اَبُو ضَمْضَم کی طرح نہیں ہوسکتے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے عرض کی: اَبُو ضَمْضَم کون ہے؟ فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، جب صبح ہوتی تو وہ یوں کہتا: **اے اللہ پاک! میں نے آج کے دن اپنی عزّت اس شخص پر صَدَقہ کی (یعنی اسے معاف کیا) جو مجھ پر ظلم کرے۔**[1]

کتنی پیاری نصیحت ہے۔ ہم بھی اپنا یہ مَعْمُول بنالیں ❁. روزانہ اپنی عزّت، اپنا وقار، اپنے اُونچے قد کا رُعب، اپنے عہدے اور منصب کی دھاک وغیرہ وغیرہ وہ ساری چیزیں جو ہمیں بے صبری اور غصّے پر اُبھارتی ہیں، وہ سب چیزیں قربان کریں ❁. روزانہ یہ نِیّت کریں کہ یا اللہ پاک! آج جو جو مجھے ستائے گا، میں نے اسے پیشگی معاف کیا ❁. آج جو جو مجھ پر انگلی

1 ...شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، جلد:6، صفحہ 262، حدیث:8082۔

اُٹھائے گا، میں نے اسے معاف کیا ۞. جو بھی آج مجھے طعنہ دے گا، میں نے اسے معاف کیا ۞. جو بھی آج مجھے تکلیف پہنچائے گا ۞. مجھے گھورے گا ۞. مجھے گالی دے گا ۞. مجھ پر طنزیہ جملے کَسے گا، اے اللہ پاک! تیری رضا کے لیے میں نے سب کو پیشگی ہی معاف کر دیا۔

مُعاف کرنے کے فضائل پر احادِیث

۞. پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: طاقتور وہ نہیں جو پہلوان ہو اور دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت خود کو قابو میں رکھے۔[1] ۞. اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے جنّت میں محل بنایا جائے اور اُس کے درجات بلند کیے جائیں تو اُسے چاہیے کہ جو اِس پر ظُلم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو اِسے مَحْروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اِس سے تَعَلُّق توڑے یہ اُس سے ناطہ جوڑے۔[2]

۞. حضرت موسیٰ علیہ السَّلام نے عرض کی: اے میرے ربّ! تیرے بندوں میں سے کون تیری بارگاہ میں زیادہ عزت والا ہے؟ اللہ پاک نے اِرْشاد فرمایا: وہ بندہ جو بدلہ لینے پر قادِر ہونے کے باوجود معاف کر دے۔[3] ۞. ایک حدیث میں ہے: قیامت کے دن اللہ پاک مخلُوق کو جمع فرمائے گا اور یہ آواز لگائی جائے گی: **اہلِ فضل کہاں ہیں؟** کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور تیزی سے چلتے ہوئے جنّت کی طرف جائیں گے، اِن کی ملاقات فرشتوں سے ہو گی تو فرشتے کہیں گے: ہم تمہیں دیکھ رہے ہیں کہ تم جنّت کی طرف بھاگے

---

1 ... بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، صفحہ: 1518، حدیث: 6114۔
2 ... معجم اوسط، جلد: 3، صفحہ: 76، حدیث: 2579۔
3 ... ابن حبان، کتاب التاریخ، ذکر سؤال کلیم اللہ... الخ، صفحہ: 1652، حدیث: 6217۔

جارہے ہو، کون ہو تم؟ وہ کہیں گے: **ہم اہلِ فضل ہیں،** فرشتے کہیں گے: کیا ہے تمہاری فضیلت؟ وہ کہیں گے: جب ہم پر ظُلم کیا گیا تو ہم نے صبر کیا، ہم سے بُرائی کی گئی تو ہم نے معاف کر دیا، ہمارے ساتھ جاہلانہ سُلُوک ہوا تو ہم نے تَحَمُّل کا مظاہرہ کیا۔[1]

بیان کا خلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہمارے یہاں چھوٹی چھوٹی باتوں پر رنجشیں پالنے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کا ذہن بن چکا ہے۔ حالانکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے زندگی بھر اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا، بلکہ فتحِ مکہ کے موقع پر اہلِ مکّہ اور اپنی بیٹی کو تکلیف پہنچانے والے تک کو کھلے دل سے معاف فرما کر عفو و درگزر کی اعلیٰ ترین مثالیں قائم فرمائیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ معافی و درگزر کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اللہ پاک ہمیں اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ کاش! ہمیں صبر، حِلم اور برداشت کی نعمت نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

تُو عطا حِلم کی بھیک کر دے | میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مسجد دَرْس

پیارے اسلامی بھائیو! سُنّتوں پر چلنے، نیک نمازی بننے کے لیے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں

---

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، جلد:2، صفحہ:51، حدیث:56۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:138۔

بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم ! دِین و دُنیا کی بے شُمار برکتیں ملیں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مسجد دَرْس بھی ہے ❁- **مَسْجِد میں عِلْمِ دِین سکھانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے:** ❁. ہمارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مَسْجِدِ نبوی شریف میں عِلْمِ دین سکھایا کرتے اور ❁. صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان سیکھتے تھے۔[1] ❁. بڑے بڑے اَوْلیائے کرام اور عُلَمائے اُمّت کا یہی مَعْمُوْل رہا ہے۔

❁- **الحمدللہ!** دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول بھی یہ نیک کام کرنے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں ❁. آپ بھی اپنی قریبی مسجد جہاں درس ہوتا ہے وہاں نماز ادا کیجیے اور نماز کے بعد درس میں شرکت کیا کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ❁. عِلْمِ دِین سیکھنے کا موقع ملے گا ❁. اتنی دَیر مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملے گا ❁. نیک صحبت میں بیٹھنا نصیب ہو گا ❁. گھر سے ہی دَرْس میں شرکت کی نِیّت کر کے چلیں گے تو راہِ عِلْمِ دِین میں چلنے کا ثواب ملے گا ❁. اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مخلوقات حتّٰی کہ دریا کی مچھلیاں بھی دُعا کریں گی۔

خوفِ خدا سے رونے کی حلاوت

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، وہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستگی سے پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے کے بے حد شوقین تھے، گناہوں میں اس قدر ڈوبے ہوئے تھے کہ ان کو اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کے برباد ہونے کا احساس تک نہ تھا۔

ان کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کی صورت کچھ یوں بنی کہ ان کے علاقے کی مسجد میں ایک اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** کا درس دیا کرتے تھے۔ ایک دِن انہیں بھی درس سننے کی

---

1 ... مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:239 ماخوذاً۔

سعادت ملی، درس سُنا تو بہت اچھا لگا، علم کی بہت سی باتیں سننے کا موقع ملا اور فکرِ آخرت پر مشتمل باتیں سُن کر دل کی کیفیت ہی بدل گئی۔ یوں روزانہ درس میں شرکت کرنا ان کا مَعْمُوْل بن گیا اور دعوتِ اسلامی کے نیکیوں بھرے دینی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول سے ملاقات بھی رہنے لگی۔ اسلامی بھائیوں کی نیکی کی دعوت اور کوشش کے نتیجے میں ایک مرتبہ انہیں ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کا موقع ملا، تلاوت و نعت اور سنّتوں بھرے بیان اور ذکر نے ان کے دل و دِماغ پر بہت اثر کیا، اجتماعی دعا میں سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ زندگی سنّتوں کے مطابق گزارنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَعْرِفَۃُ الْقُرْآن موبائل ایپلی کیشن کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت ہی پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام مَعْرِفَۃُ الْقُرْآن جاری کی ہے۔ آپ اس ایپلی کیشن کے ذریعے ❁ قرآن پاک کا لفظی اور بامُحاوَرہ ترجمہ پڑھ سکتے ہیں ❁ اس ایپلی کیشن میں آیات کے عنوانات بھی دیئے گئے ہیں، جس کی مدد سے اپنے موضوع کے مطابق قرآنی آیات دیکھی اور تلاش کی جاسکتی ہیں۔ خصوصاً مبلغ اسلامی بھائی اس آپشن سے بہت مدد لے سکتے ہیں ❁ ایپلی کیشن میں سرچ کا آپشن بھی دیا گیا ہے، جس کی مدد سے آیات تلاش کرنے میں سہولت ملتی ہے ❁ موضوعات کو پن پوائنٹ کرنے کا بھی آپشن دیا گیا ہے۔ آپ بھی یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجیے! خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجیے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چند ضروری اعلانات

❁ ہر ہفتے امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ مَدَنی چینل پر لائیو **ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ** فرماتے ہیں، آنے والے ہفتے کو بھی مَدَنی چینل پر عشاء کی نماز کے بعد تقریباً 8 بجے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ ہو گا جس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سُوالات کے جوابات بھی عنایت فرمائیں گے۔ تمام ذِمَّہ داران و عاشقانِ رسول اس مَدَنی مذاکرے میں خُود بھی شرکت فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیں ❁ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ یا خلیفۂ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ ہر ہفتے ایک دِینی رسالہ پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں، آنے والے ہفتے کے مَدَنی مذاکرے میں رسالہ **نجات دلانے والی باتیں (منہاج العابدین قسط:3)** کا اِعلان کیا جائے گا۔ یہ رسالہ خُود بھی پڑھیے! دوسروں کو بھی ترغیب دِلایئے اور سوشل میڈیا پر شیئر (Share) بھی کیجیے! ❁ مکتبۃُ المدینہ نے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل انتہائی زبردست کتاب؛ **امیرِ اہلسنت کی کہانی انہی کی زبانی۔** شائع کی ہے اس کتاب میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ❁ آباء و اجداد ❁ آپ کی بچپن کی یادیں اور جوانی کے ایام ❁ شوقِ علم دین ❁ دعوتِ اسلامی سے پہلے دینی سرگرمیوں ❁ ازدواجی زندگی اور اولاد ❁ آپ کی عادتوں اور معمولات ❁ اور دعوتِ اسلامی کے بارے میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے **1 ہزار روپے** میں خریدیئے، خود بھی مطالعہ کیجیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

نوٹ: اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب اور خوشی کے مواقع پر مکتبۃ المدینہ کی کتب و رسائل کا

اسٹال لگوانے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں۔0313-1139278

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

پیر اور جمعرات کا روزہ سنّتِ مصطفٰے ہے!

پیارے اسلامی بھائیو! پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا سنّتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پیر اور جُمعرات کو اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے تھے۔[2]

ہمیں بھی چاہیے صحت اِجازت دے تو پیر اور جمعرات کا روزہ اِہتمام سے رکھ لیا کریں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! سنّت پر عمل کے ساتھ ساتھ بے شمار برکتیں نصیب ہوں گیں۔ **مگر یاد رکھیے!** ❁ اگر نفل روزوں کی وجہ سے کام کاج میں سستی آئے تو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ❁ جہاں بھی نفل روزے کے سبب کسی افضل کام میں حَرَج واقع ہوتا ہو وہاں روزہ نہ رکھے

---

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

2 ...ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین...الخ، صفحہ:208، حدیث:745۔

(مَثَلًا اگر کسی اسلامی بھائی کی ذمّے داری اس نوعیت کی ہے جہاں عوام سے بکثرت واسِطہ پڑتا ہے اور روزہ رکھنے سے اس کے مزاج میں تُرشی پیدا ہو جاتی ہے تو اگرچِہ کام پورا ہو جاتا ہو لیکن لوگوں کے ساتھ بداخلاقی سے بچنا نفل روزوں کے مقابلے میں زیادہ ضَروری ہے) ❁ ماں باپ اگر بیٹے کو نَفْل روزے سے اِس لیے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والِدَین کی اطاعت کرے ❁ شوہر کی اجازت کے بِغیر بیوی نَفْل روزہ نہیں رکھ سکتی۔[1]

مختلف سُنّتیں سیکھنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت **مولانا الیاس قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سُنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے۔ سُنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں سیکھنے تین دِن کے لیے | ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...اعرابی کے سوالات، صفحہ:110، 111 ملتقطاً۔

دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6دُرُودِ پاک، 2دعائیں اور 2اَحادیث

﴿1﴾ شَبِ جمعہ کا دُرُود

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شَبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُودِ پاک پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخِل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1] آیئے! مل کر یہ دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے، اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے، اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2] آیئے! مل کر پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

---

1 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

﴿3﴾ رَحمت کے 70 دروازے

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1] آیئے! رَحمتوں بھرا دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴿4﴾ 6 لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

علّامہ اَحمد صَاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں کے حوالے سے لکھتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے 6 لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہو گا۔[2] پڑھ لیتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

﴿5﴾ قربِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ایک دن ایک شخص آیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، تو یوں پڑھتا ہے۔[3] آیئے! ہم بھی پڑھ لیتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

---

1 ... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ... اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ... قَوْلُ البَدِیع، باب اوّل، صفحہ: 125۔

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شَفاعت واجِب ہو جاتی ہے۔[1] آیئے! پڑھ لیتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

﴿1﴾ 1 ہزار دن تک نیکیاں

حضرت اِبنِ عباس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2] آیئے! پڑھتے ہیں:

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصِل کرلی

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اِس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصِل کرلی۔[3] دعا کیا ہے؟ آیئے! پڑھتے ہیں:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

---

1 ... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعا، جلد2، صفحہ:329، حدیث:30۔
2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیہ، جلد10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
3 ... تاریخ ابن عساکر، جلد19، صفحہ:155، حدیث:4415۔

﴿1﴾ شبِ جمعہ کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: بے شک اللہ پاک ہر جمعہ کی رات کے شروع سے لے کر آخر تک اور ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں دنیا کے آسمان پر تَجَلّی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے، جو یہ اِعلان کرتا ہے ❁ ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اُس کو عطا کروں ❁ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں ❁ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اُس کو بخش دوں۔ اے نیکی چاہنے والے! (نیکی کے کام میں) جلدی کر اور اے گناہ کے چاہنے والے (گناہ کرنے سے) باز آجا۔[1]

﴿2﴾ جمعہ کے دن کا وظیفہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص جمعہ والے دن فجر کی نماز سے پہلے 3 مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے، اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

---

1 ... کتاب النزول للدار قطنی، ذکر الراویۃ عن امیر المؤمنین علی... الخ، صفحہ: 92، حدیث: 3۔

2 ... معجم الاَوسط، جلد: 5، صفحہ: 392، حدیث: 7717۔